فون نمبر ۹۹۔ تار کا پتہ " ڈیلی الفضل " ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5257

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ
یوم پنجشنبہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲ ظہور ۱۳۴۱ھ ش | ۲ اگست ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۳۱ رجولائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو رات نیند حسبِ طرح آگئی تھی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بھائیو! جلد توبہ کرو تا ہلاک نہ ہو جاؤ

کوئی عملِ بد نہیں جس پر مواخذہ نہ ہوگا

"بھائیو! جلد توبہ کرو تا ہلاک نہ ہو جاؤ کیونکہ کوئی عملِ بد نہیں جس پر مواخذہ نہ ہوگا اور کوئی بددیانتی نہیں جس کی وجہ سے انسان پکڑا نہ جائے۔ جس نے کسی بخل کی وجہ سے اپنا دین خراب کر لیا اور کسی تعصب کی وجہ سے حق کو چھوڑ دیا وہ کیڑا ہے نہ انسان، وہ درندہ ہے نہ آدمی۔ لیکن نیک آدمی ایک پاک خیال کے ساتھ سوچتا ہے اور اس کا حکمت اور حق کے ساتھ کلام ہوتا ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی کے رنگ میں، اور وہ صداقت اور انصاف کے پاک جذب سے بولتا ہے نہ غضب اور غصہ کی کشش سے، اس لئے خدا تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور روح القدس اس کے دل پر روشنی ڈالتا ہے لیکن ناپاک دل اور گندی طبیعت والا سچائی کے استخراج کے لئے کچھ بھی کوشش نہیں کرتا اور ایک دھوکہ جو پہلے دن سے ہی اس کو لگ جاتا ہے اس کی پیروی کرتا چلا جاتا ہے اور پھر تعصب اور کج بحثی کی وجہ سے خدا تعالےٰ اس کے دل کا نور چھین لیتا ہے اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔"

(ضیاء الحق صفحہ ۲۳)

ہفتہ شجرکاری — ۳ اگست تا ۹ اگست

محکمہ جنگلات مغربی پاکستان کی طرف سے شجرکاری کا ۳ سے ۹ اگست تک ہفتہ منایا جا رہا ہے اس کو کامیاب بنانے میں مجلس انصار اللہ کا ہر رکن ہر ممکن سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہو۔ اس دوران میں لگائے جانے والے پودوں کی تعداد سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو اطلاع دی جائے۔

(مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صوفی محمد اسحٰق صاحب اور قاضی نعیم الدین صاحب بخیریت نیروبی پہنچ گئے

نیروبی (بذریعہ تار) مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب اور مکرم قاضی نعیم الدین صاحب مورخہ ۲۹ جولائی کو کراچی سے بخیریت نیروبی پہنچ گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ نیروبی نے ہر دو مجاہد بھائیوں کا ریلوے اسٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ریلوے سٹیشن سے دونوں مسجد احمدیہ تشریف لائے جہاں انہوں نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے ۲ اگست کو نیروبی سے یوگنڈا روانہ ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو مجاہدین اسلام کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین

نتیجہ امتحان گیارہویں کلاس تعلیم الاسلام کالج ربوہ

بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی طرف سے مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۲ء گیارھویں جماعت کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایف ایس سی (میڈیکل گروپ) ایف ایس سی (پری انجینئرنگ گروپ) اور ایف اے آرٹس کے نتائج کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(ا) ایف ایس سی (میڈیکل گروپ) میں کالج کی طرف سے ۲۶ طلباء شریک امتحان ہوئے جن میں سے ۲۳ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ کی اوسط ۸۹ فیصدی ہے جبکہ سیکنڈری بورڈ کی اوسط ۵۸٫۴۳ فیصد ہے۔

(ب) ایف ایس سی (پری انجینئرنگ گروپ) کے ۳۴ طلباء شریک امتحان ہوئے جن میں سے ۲۹ کامیاب ہوئے۔ اس گروپ کے نتیجہ کی اوسط بورڈ کے ۵۸٫۴۳ کے بالمقابل ۸۵٫۳ فیصد ہے۔

(ج) آرٹس گروپ میں کالج کی طرف سے ۷۳ طلباء شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے ابھی تین طلباء کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ اس وقت تک ۷۰ طلباء میں سے ۶۷ طلباء کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور نتیجہ کی اوسط ۹۶ فیصد ہے۔ اس گروپ کی بورڈ کے نتیجہ کی اوسط ۷ر۴۹ ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے کالج کے نتائج گذشتہ روایات کے مطابق بورڈ کی اوسط سے بہت بہتر رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(تفصیلی نتیجہ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اگست ۶۲ء

تاریخِ اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش

(قسط نمبر ۳)

رسالہ "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے مندرجہ بالا حوالے سے جس کو تاریخی طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ اس خیال سے کہ باغی چونکہ مسلمان ہیں ان کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ مسلمانوں میں خانہ جنگی چھڑ جائے گی۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ آپ باغیوں کے نرغہ میں گھر گئے تھے۔ اور آپ کے پاس اس وقت اتنی فوج موجود نہ تھی کہ آپ اُن کا مقابلہ کرتے۔ باغیوں کا مقابلہ نہ کیا۔ اس لئے مدیر ایشیا کا یہ کہنا کہ :-

"پورا انتظام حکومت ان کے دستِ تصرف میں تھا۔ چند سو باغیوں کے علاوہ پوری امت اور تمام صحابہ ان کی پشت پر تھے پوری فوجی طاقت ان کے اشارے کی منتظر تھی لیکن انہوں نے اس سارے سرو سامان سے مطلق کام نہ کیا خلافت کے لئے تلوار اٹھانا تو درکنار انہوں نے اپنی جان بچانے کی کوشش بھی نہ کی۔"

محض ایک باغیانہ ذہن کی افسانہ طرازی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ اس وقت یہ حالت تھی کہ :-

"حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مفسدوں کا سلوک

امہات المومنین میں سے سب سے پہلے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کی مدد کے لئے آئیں۔ ایک خچر پر آپ سوار تھیں آپ اپنے ساتھ ایک مشکیزہ پانی کا بھی لائیں لیکن اصل غرض آپ کی یہ تھی کہ بنو امیہ کے یتامیٰ اور بیواؤں کی وصیتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ اور آپ نے جب دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پانی باغیوں نے بند کر دیا ہے تو آپ کو خوف ہوا کہ وہ وصایا بھی کہیں تلف نہ ہو جائیں اور آپ نے چاہا کہ کسی طرح وہ وصایا محفوظ کر لی جائیں ورنہ پانی آپ کسی اور ذریعہ سے بھی پہنچا سکتی تھیں۔ جب آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے تک پہنچیں تو باغیوں نے آپ کو روکنا چاہا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں مگر اس پر بھی وہ لوگ باز نہ آئے اور آپ کی خچر کو مارنا شروع کیا۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ڈرتی ہوں کہ بنو امیہ کے یتامیٰ اور بیوگان کی وصایا ضائع نہ ہو جاویں۔ اسلئے اندر جانا چاہتی ہوں تاکہ ان کی حفاظت کا سامان کر دوں۔ مگر ان بدبختوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کو جواب دیا کہ تم جھوٹ بولتی ہو۔ اور آپ کے خچر پر حملہ کر کے اس کے پالان کے رسے کاٹ دیئے اور زین الٹ گئی اور قریب تھا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا گر کر ان مفسدوں کے پیروں کے نیچے روندی جا کر شہید ہو جاتیں کہ بعض اہل مدینہ نے جو قریب تھے جھپٹ کر آپ کو سنبھالا اور گھر پہنچا دیا۔"

(اسلام میں اختلافات کا آغاز ص ۱۱۷، ۱۱۸)

سوال یہ ہے کہ چلو مان لو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ اپنی جان کی پرواہ تھی اور نہ خلافت کی اور آپ نے اس لئے باغیوں کو بقول ملک نصر اللہ خان عزیز باوجود طاقت رکھتے ہوئے کچھ نہ کہا مگر کیا ان کو حرم رسول اللہ کا بھی کوئی پاس نہ تھا وہ اپنے لئے نہ سہی خلافت رسول اللہ کے لئے نہ سہی کیا ان کے دل میں حرم رسول کی توہین سے بھی نعوذ باللہ غیرت نے جوش نہ مارا اور وہ اپنی طاقت رکھتے ہوئے بھی جیسا کہ ملک نصر اللہ خان افسانہ طراز اور باغیانہ ذہنیت نے فسانہ طرازی سے ان کے پاس موجود کر دی ہے اور اس توہین کو دیکھتے رہے اور نعوذ باللہ آپ کی یہ حالت تھی کہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔

اے بے ترس لوگو کچھ تو خدا تعالےٰ کا خوف کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسے عظیم انسان پر اتنی فضول خیالیوں کا تو بوجھ نہ لادو۔ اگر آپ کے پاس اس وقت فوج ہوتی جیسا کہ ملک صاحب نے کہا ہے آپ کس طرح خاموش رہ سکتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو اس سے بہت ہی خفیف اسباب کے موقعہ پر یہ خیال نہ کیا کہ کہیں امت میں خانہ جنگی نہ ہو جائے۔ اور انہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر یہ کتنا عجیب افسانہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے طاقت رکھتے ہوئے بھی عبداللہ بن سباح جیسے اسلام کے موذی دشمن کے مقابلہ میں طاقت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور جس قبائے خلافت کو وہ اپنے ہاتھ سے چاک ہونا گوارا نہ کر سکے اس کو ان ظالم لوگوں کے آگے ڈال دیا کہ (نعوذ باللہ) اس کی دھجیاں فضا میں بکھیر دو۔

کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نعوذ باللہ اتنے ہی بے سمجھ تھے کہ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ خلافت کو مفسدین سے شہید کرانے کے نتائج تمام امت کے لئے نہایت خطرناک ہوں گے۔ جیسا کہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بھی بہ نفس نفیس میدان جنگ میں جانا پڑا۔ کیا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صیانت کی سخت توہین نہیں ہے کہ آپ نے قوت ہوتے ہوئے نہ صرف اپنی جان دے دی نہ صرف نعوذ باللہ عبائے خلافت رسول اللہ کی دھجیاں باغیوں سے اڑوا دیں بلکہ امت مسلمہ میں ہمیشہ تک کے لئے بغض و حسد و کینہ اور دشمنی کا بیج بو گئے

جب ملک نصر اللہ خان عزیز جیسے مدیر شہیر ان تمام خرابیوں کی جڑ جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ کی بے رحمانہ شہادت سے پیدا ہوئیں۔ خود حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات کو قرار دیں تو بتاؤ کوئی باغیوں پر کیا اعتراض کر سکتا ہے۔ انہوں نے تو آپ کی دانست میں بڑا فریضہ ادا کیا کہ نعوذ باللہ آپ جیسے انسان کو جو طاقت رکھتے ہوئے نہ اپنی جان کی پرواہ کرتا ہے نہ خلافت رسول اللہ کی اور نہ حرم رسول اللہ کی توہین سے جوش میں آتا ہے اور نہ یہ تصور کر سکتا ہے کہ آپ کی شہادت کے نتائج امت محمدیہ کے لئے کتنے خطرناک ہوں گے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک۔ ہذا الخرافات)

ملک نصر اللہ خان عزیز یہیں بس نہیں کرتے بلکہ آپ کے اس خود ساختہ فسانوی کردار کو جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان عظیم کو نعوذ باللہ خاک میں ملا دیتا ہے۔ آئندہ مسلمانوں کے لئے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"آنے والے مسلمان ارباب اختیار کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ ان کو آپ نے بتایا ہے کہ اقتدار پر فائز رہنے کے لئے ذرا ذرا سی بات پر تلوار کو میان سے نکال لینا اور مسلمانوں کی جان مال اور آبرو پر آفت لے آنا سخت معیوب اور ناروا ہے اقتدار کی امانت اس لئے نہیں کہ اس کے لئے تم مسلمانوں کا خون بہاؤ مگر افسوس کہ بعد میں آنے والے سلاطین و ملوک نے اس اسوہ حسنہ کو سب سے زیادہ فراموش کیا بلکہ اس کی صحت و صداقت ہی کے منکر ہو گئے اقتدار کی قربان گاہ پر مسلمانوں ہی کا اتنا خون بہایا گیا جتنا خون اسلام کی خاطر کفار کا بھی نہ بہایا جا سکا۔"

(ایشیا ۲۱ ـ ۲۲ ص ۱ پہلا کالم)

اگر ملک نصر اللہ خان اور ان کے پیرو مرشد کی بغاوت نواز طبیعت پر جایا جائے تو ماننا پڑے گا کہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی باغی مسلمان کہلانے والوں کے قلع قمع کرنے میں جو اقدام کئے تھے وہ سب بر خود غلط تھے ان کو بھی چاہیئے تھا کہ لشکر لے کر باغیوں کا مقابلہ نہ کرتے بلکہ باغیوں کو کھلی چھٹی دیتے کہ وہ ان کو گھیرا ڈال کر اسی طرح شہید کر دیں۔ جس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے نہایت بے رحمی کے ساتھ شہید کیا۔ تاکہ بقول ملک صاحب مسلمان خانہ جنگی سے بچ جائے

تاریخ اسلام خاص کر عہد خلافت راشدہ کی تاریخ کو اپنے خواہشاتی عزائم کو تقویت دینے کے لئے مسخ کرنا ایک ایسا فعل ہے۔ جس کا نوٹس لینا ہر مسلمان کا فرض ہے

الغرض ملک نصر اللہ خان عزیز نے جو افسانہ طرازی کی ہے وہ محض اپنی ماؤف ذہنیت کے زیر اثر کی ہے یہ میراث آپ کو ان مولوی صاحب سے ملی ہے۔ جو طبعاً باغی واقع ہوتے ہیں اور جن کا دیم ہے کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اُن کے گمراہ اور مفسد خیال پیروؤں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیا کرے۔ ذیل میں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے جہاں مولوی صاحب اور ان کے ہمخیال لوگوں کی بیمار اور ماؤف ذہنیت کو واشگاف کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اور جس سے معلوم ہوگا کہ یہ لوگ قرون اولیٰ کی پاک تاریخ کو کیوں اپنے من گھڑت معقولوں کے کیچڑ سے آلودہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ اگر یہ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں ہوتے تو ضرور باغیوں میں شامل ہوتے اور یہ مولوی صاحب لیڈری کا پارٹ ادا کرتے تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج ان مولوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں :-

"جماعت اسلامی کے لیڈر ...... نے حکومت کی ان سر توڑ کوششوں میں جو وہ مارچ کو فسادات کے روکنے کے لئے کر رہی تھی کسی قسم کا تعاون پیش نہ کیا تو ہمارے نزدیک جماعت کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا بلکہ اس کے برعکس مولانا نے سرکشانہ رویہ اختیار کیا۔"

(باقی صفحہ پر)

قرآنی حقائق و معارف

رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت
کی
ایک ناقابلِ تردید دلیل

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

سورۃ الفرقان (پارہ ۱۹) کی آیت الم تر الیٰ ربک کیف مدّ الظل ولو شاء لجعلہ ساکناً ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلاہ ثم قبضنٰہ الینا قبضاً یسیراہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

فرماتا ہے کیا تو نے اپنے رب کے اس احسان کو نہیں دیکھا کہ اس نے کس طرح سائے کو لمبا کر دیا ہے ولو شاء لجعلہ ساکناً اور اگر وہ چاہتا تو وہ اس کو ساکن بنا دیتا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا پھر ہم نے سورج کو اس پر ایک دلیل بنایا ہے۔

یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے پر ایک زبردست دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ظہور فرمایا ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک برابر آپ کا سایہ کسی نہ کسی شکل میں ممتد ہوتا چلا جاتا ہے آپ کی زندگی میں ایک ساعت بھی تو ایسی نہیں آئی کہ آپ نے ترقی کی طرف قدم نہ اٹھایا ہو۔ پہلے ہی دن جب آپ پر الہام نازل ہوا اور آپ اس بات سے گھبرائے کہ میں یہ کام کیونکر سرانجام دے سکوں گا۔ دلوں کا فتح کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ تو آپ اسی گھبراہٹ میں اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ سے اس خدشہ کا اظہار فرمایا کہ اتنی بڑی ذمہ واری خدا تعالےٰ نے مجھ پر ڈال دی ہے۔ اب میں کیا کروں۔ اس پر پہلا ہی جواب جو آپ کی بیوی نے آپ کو دیا۔ وہ یہ تھا کہ کلّا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً آپ کسی قسم کا غم اپنے دل میں پیدا نہ کریں۔ خدا کی قسم اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی ذلیل یعنی ناکام نہیں کرے گا گویا جس وقت آپ نے اپنے خدشات کا اظہار فرمایا خدا تعالےٰ نے معاً آپ کے سایہ کو بڑھا دیا اور آپ کی بیوی آپ کے مذہب میں شامل ہو گئیں۔ عورتیں بالطبع تردد کرنے والی اور متشکک طبیعت کی ہوتی ہیں۔ مگر حضرت خدیجہؓ نے آپ کی بات کو سنتے ہی کہا کہ پہلا سایہ تو میں آپ کا بنتی ہوں۔ پس فرماتا ہے الم تر الیٰ ربک کیف مدّ الظل کیا دیکھتے نہیں کہ ہم کس طرح تیرے سایہ کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو عربوں میں سے یہودی اور اسرائیلی علوم کے ماہر تھے۔ جب حضرت خدیجہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے سامنے پیش کیا اور سارا واقعہ سنایا۔ تو انہوں نے کہا ھذا الناموس الذی نزل اللہ علیٰ موسیٰ (بخاری جلد ۱ باب کیف بدء الوحی) ان پر تو وہی فرشتہ اترا ہے جو خدا تعالےٰ نے موسےٰ پر نازل کیا تھا۔ اس طرح ورقہ نے بھی زبانِ حال سے کہا کہ میں بھی آپ کے سایہ میں شامل ہوتا ہوں۔ یہی حقیقت اس آیت میں اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے۔ کہ الم تر الیٰ ربک کیف مدّ الظل۔ تم دیکھتے نہیں کہ ہم تمہارے سایہ کو کس طرح بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ پہلے ہی دن جب آپ دوسرے آدمی کے پاس پہونچے تو آپ کا سایہ اور لمبا ہو گیا۔ پھر جب گھر میں آکر اس بات کا ذکر میاں بیوی نے کیا۔ تو ایک آزاد کردہ غلام کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا مجھے اپنے سایوں میں شامل کیجئے جوانی کے قریب پہونچے ہوئے علیؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں بھی آپ کا سایہ بنتا ہوں۔ آپ کے بچپن کے دوست حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ واقعہ سنا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بھی آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہی وہ حقیقت ہے جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے کہ الم تر الیٰ ربک کیف مدّ الظل۔

دنیا میں نبیوں کی مخالفتیں تو ہوا ہی کرتی ہیں۔ اور آپ کی بھی سخت مخالفت ہوئی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی ایام میں ہی وہ لوگ جو آپ کے اردگرد رہتے تھے۔ یا جن کی رائے کوئی اہمیت رکھتی تھی۔ آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور اس طرح آپ کا سایہ فوراً ہی ممتد ہو گیا۔ ایک دن بھی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسا نہیں گزرا کہ آپ کا سایہ لمبا نہ ہوا ہو۔ یہ نہیں ہوا کہ آپ کے دعوے پر ایک دن گزر گیا ہو۔ اور آپ کا کوئی تابع نہ ہوا ہو۔ یا مہینے دو مہینے گزر گئے ہوں اور آپ کا کوئی تابع نہ ہوا ہو۔ بلکہ پہلے ہی دن جب آپ اللہ تعالےٰ کے الہام کا ذکر فرماتے ہیں تو فوراً آپ کا سایہ لمبا ہو جاتا ہے اور حضرت خدیجہؓ آپ پر ایمان لے آتی ہیں۔ پھر اسی دن جب آپ چل کر باہر ورقہ بن نوفل کے پاس پہونچتے ہیں۔ تو ورقہ بن نوفل آپ پر ایمان لے آتے۔ گھر میں آپ نے بات کی تو حضرت علیؓ اور زیدؓ ایمان لے آئے۔ اور پھر اسی شام یا دوسری شام حضرت ابوبکرؓ بھی آپ پر ایمان لانے والوں میں شامل ہو گئے۔ گویا نہ صرف خدا تعالےٰ نے فوراً آپ کا سایہ پیدا کر دیا بلکہ وہ اس سایہ کو لمبا کرتا چلا گیا۔ پھر بڑھتے بڑھتے اور بھی کئی جماعتیں اس سایہ میں شامل ہونی شروع ہوئیں۔ مدینہ میں خبر پہونچی تو وہاں سے کئی افراد دوڑتے ہوئے آئے اور آپ پر ایمان لے آئے۔ حبشہ میں مسلمان گئے تو نجاشی نے اسلام قبول کر لیا۔ غرض قدم قدم پر آپ کا سایہ بڑھتا اور ترقی کرتا چلا گیا۔ (باقی)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلان داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تمام کلاسز میں نیا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہوگا۔ کالج میں مندرجہ ذیل مضامین میں تدریس کا نہایت عمدہ انتظام ہے

ایم۔ اے: عربی

بی۔ ایس سی (آنرز) فزکس۔ کیمسٹری۔ ریاضی

بی۔ ایس سی (پاس کورس) فزکس۔ کیمسٹری۔ ریاضی اے۔ ریاضی بی۔ ریاضی جنرل شماریات۔ باٹنی۔ زوآلوجی

بی۔ اے (آنرز)۔ تاریخ۔ سیاسیات۔ اقتصادیات۔ عربی۔

بی۔ اے (پاس کورس) انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ اسلامیات۔ اقتصادیات سیاسیات۔ ریاضی اے۔ ریاضی بی۔ ریاضی جنرل۔ فلسفہ۔ تاریخ۔ نفسیات

ایف۔ ایس سی۔ میڈیکل گروپ۔ پری انجینئرنگ گروپ۔

ایف۔ اے۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ اسلامیات۔ اقتصادیات۔ ریاضی فلسفہ۔ تاریخ۔ سوکس۔

پرسکون ماحول۔ اعلیٰ تعلیمی فضا۔ بہترین سامان سے مزین تجربہ گاہیں۔ ہمدرد اور قابل سٹاف۔ بہترین نظم و ضبط۔ اعلیٰ نتائج۔ سادہ اور کم خرچ رہائش۔ داخلہ بلا امتیاز مذہب و ملت پراسپکٹس دفتر سے طلب فرمائیے۔ داخلہ کے وقت مصدقہ پروویژنل سرٹیفکیٹ اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ہمراہ پیش کریں۔ ہر کلاس میں داخلہ کے لئے کافی گنجائش ہے ایسے طالب علم جو میٹرک میں ۶۵ فیصدی نمبر حاصل کریں۔ اور وظیفہ کی حد سے نیچے ہوں ان کو سالم ٹیوشن فیس کی رعایت بطور حق دی جاتی ہے۔ مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

درخواست دعا

میرے والد صاحب کا مشن ہسپتال سیالکوٹ میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

شیخ عبدالحق اکاؤنٹنٹ
الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

"چندہ جلسہ سالانہ کی الگ ادائیگی کے بغیر کسی مومن کا اخلاص تسلی نہیں پا سکتا"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ "اگر صیغہ اپنی ذمہ داری پر یہ سمجھتا ہے کہ چندہ عام کی شرح کو بڑھا دینے سے چندہ جلسہ سالانہ کی کمی پوری ہو سکتی ہے تو وہ اگلے سال یہ معاملہ مجلس شوریٰ میں پیش کرے گو میری ذاتی رائے یہی ہے کہ یہ تجویز مفید نہیں ہوگی اور اس طرح جو وصولی ہوگی اس کے متعلق سلسلہ یہ اندازہ نہیں لگا سکے گا کہ اس میں چندہ عام کس قدر ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کس قدر کیونکہ دونوں کو ایک ہی شرح چندہ میں شامل کر دیا جائیگا پھر میرے نزدیک اس تجویز پر عمل کرنے کا ایک اور نقص یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ "اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا سالانہ جلسہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس کے چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر جماعت میں کچھ کمزور لوگ ہوتے ہیں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض کمزور اور منافق تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بعض لوگ کمزور اور منافق تھے حالانکہ یہ لڑائی کا زمانہ نہ تھا اور اب بھی ہماری جماعت میں بعض کمزور اور منافق ہیں اور آئندہ بھی ایسے کمزور اور منافق لوگ جماعت میں موجود رہیں گے مگر ہم ان کے خیالات پر سلسلہ کو قیاس نہیں کر سکتے جس طرح کسی اعلیٰ درجہ کی چیز پر ... قیاس نہیں کیا جا سکتا اسی طرح ادنیٰ درجہ کی چیز پر بھی سلسلہ کو قیاس نہیں کیا جا سکتا عام لوگوں کی حالت کا قیاس ہمیشہ اوسط درجہ کے مومنوں پر کیا جاتا ہے۔ کیا ہم اپنی جماعت کے افراد کا انبیاء پر قیاس کر سکتے ہیں اور نہ منافقوں کو دیکھ کر ان پر قیاس کیا جا سکتا ہے ان کی حالت کا اندازہ تمام مومنوں کی حالت پر قیاس کر کے ہی کیا جا سکتا ہے اور مومن اس قسم کی باتوں سے ضرور متاثر ہوتا ہے جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں پڑھتا ہے کہ لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲) اور یہ کہ "جو لِلّٰہ سفر کیا جاتا ہے وہ عنداللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے" (آئینہ کمالات اسلام ۳۵۷) تو اس کے دل میں جوش پیدا ہوتا ہے کہ میں اس مد میں بھی حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کروں پس اگر یہ مد الگ رہے تو ایک مومن کا اخلاص تسلی پا جاتا ہے لیکن اگر یہ مد الگ نہ ہو بلکہ چندہ عام میں ہی اسے شامل کر دیا جائے تو اس کا اخلاص تسلی نہیں پاتا اور عام چندہ دینے کے باوجود اس کے دل میں حسرت رہ جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی جو تحریک فرمائی تھی میں اس میں حصہ نہیں لے سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جماعت کے دوست چندہ جلسہ سالانہ ہمیشہ الگ دیا کرتے تھے اور چونکہ تمام انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں تھا اس لئے لوگ آپ کو روپیہ بھجوا دیتے یا یہاں آتے تو آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے اس طرح ان کے دلوں میں سکینت پیدا ہو جاتی کہ انہوں نے نیکی کے اس شعبہ میں بھی حصہ لے لیا ہے پس اگر اس چندہ کو الگ نہ رکھا جائے تو نیکی کی وہ روح جماعت میں پیدا نہیں ہوگی جو اسے الگ رکھنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۹۶،۹۷)

(نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات کے لئے ضروری اطلاع

۱۔ نصرت گرلز ہائی سکول کی جن دو طالبات کا نتیجہ بعد میں شائع ہوا تھا ان میں سے عائشہ صدیقہ رول نمبر ۵۵۹۳۸ پاس ہو گئی ہے اس کے بعد سکول کا نتیجہ ۱۰ فیصد بنتا ہے

۲۔ ذیل کی طالبات جن کو ضمنی امتحان میں شمولیت کی اجازت ہے صرف سوشل سٹڈیز کے مضمون میں امتحان دیں گے امتحان ۹ اکتوبر کو ہوگا۔

ممتاز بیگم ۵۵۸۸۲ مسعودہ بیگم ۵۵۸۸۹ قمر سلطانہ ۵۵۹۰۱ انیسہ پروین ۵۵۹۰۶
امۃ الحمید ۵۵۹۱۵ عائشہ صدیقہ ۵۵۹۱۸ معراج نسیم ۵۵۹۲۴ رقیہ بانو ۵۵۹۲۶ امینہ بیگم ۵۵۹۳۲

۳۔ ان طالبات کو چاہیئے کہ گیارہ اگست ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ سے سکول میں ۷ بجے صبح حاضر ہوں ان کی تیاری امتحان میں امداد کے لئے انتظام کر دیا گیا ہے (مینیجر سکول)

نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کا گیارہویں جماعت کا نتیجہ

نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ سے امسال ۴۴ طالبات بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے امتحان میں شریک ہوئیں ان میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۹ طالبات کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ ۸۸.۶ فیصد رہا مس فیروزہ فائزہ ۲۲۶ نمبر لے کر اپنے کالج میں اول آئیں۔ کامیاب ہونیوالی طالبات کے نتیجہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (پرنسپل)

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر	نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر
۱	۵۳۸۹	فیروزہ فائزہ	۲۲۶	۲۱	۵۳۹۵	بشریٰ سلطانہ	۱۶۴
۲	۵۲۸۵	خالدہ امینہ	۲۰۳	۲۲	۵۳۹۷	صغریٰ بیگم	۱۹۳
۳	۵۳۸۳	پروین اختر	۲۰۰	۲۳	۵۳۹۸	امۃ القیوم	۹۱
۴	۵۳۸۶	امۃ الجمیل	۲۰۰	۲۴	۵۳۹۹	حمیدہ بیگم	۸۱
۵	۵۳۷۵	بشریٰ بیگم ملک	۱۶۳	۲۵	۵۴۰۱	بشریٰ نسرین	۱۰۵
۶	۵۳۷۶	آمنہ بیگم	۱۵۵	۲۶	۵۴۰۲	رفیقہ بیگم	۱۶۵
۷	۵۲۷۷	محمودہ بیگم	۱۸۶	۲۷	۵۴۰۳	امۃ الوحید	۱۱۴
۸	۵۲۷۸	بشریٰ پروین	۱۷۲	۲۸	۵۴۰۴	فرخندہ اختر	۱۱۱
۹	۵۳۷۹	منیبہ	۱۶۹	۲۹	۵۴۰۵	نسیمہ بی بی	۱۱۹
۱۰	۵۲۸۰	سعیدہ اختر	۱۶۰	۳۰	۵۴۰۶	کلثوم اختر	۱۵۴
۱۱	۵۲۸۱	لئیقہ فردوس	۱۵۲	۳۱	۵۴۰۷	عابدہ سلطانہ	۱۶۱
۱۲	۵۳۸۲	فرحت پروین	۱۳۶	۳۲	۵۴۰۸	شاہدہ قدسیہ	۷۸
۱۳	۵۳۸۲	امۃ الحلیم	۲۰۷	۳۳	۵۴۱۰	امۃ الرشید اختر	۱۱۴
۱۴	۵۳۵۷	صالحہ یاسمین	۱۳۹	۳۴	۵۴۱۱	امۃ الحمید	۱۶۲
۱۵	۵۳۸۸	امۃ الشافی	۱۶۸	۳۵	۵۴۱۲	شاہدہ نسیم	۱۴۰
۱۶	۵۲۹۰	ارشاد بیگم	۱۶۷	۳۶	۵۴۱۴	امۃ المجید ملک	۱۴۹
۱۷	۵۳۹۱	نعیمہ قریشی	۱۱۶	۳۷	۵۴۱۵	امۃ العزیز	۲۰۷
۱۸	۵۳۹۲	سکینہ اختر	۱۵۴	۳۸	۵۴۱۶	امۃ القدوس	۱۶۱
۱۹	۵۳۹۳	ممتاز بیگم	۱۲۱	۳۹	۵۴۱۹	حامدہ محمد دین	۷۵
۲۰	۵۳۹۴	عابدہ حبیب	۱۷۰				

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۳۱ جولائی۔ بذریعہ فون محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"پہلے کی نسبت معمولی سا فرق پڑا ہے لیکن ڈاکٹروں کی رائے میں ابھی حالت خطرہ سے باہر نہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔"

احباب جماعت محترم شاہ صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعا کرتے رہیں

بقیہ صفحہ ۵

بقیہ صفحہ ۵

آخر ربوہ کی پابندیاں کیا ہیں۔ کیا یہی ہیں ناں کہ پانچ وقت نماز باجماعت پڑھو شعائر اسلامی کے آداب کو مدنظر رکھو۔ لغویات مثلاً سینما بینی و سگریٹ نوشی سے پرہیز کرو آوارگی سے مجتنب رہو نیک اور مفید کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھو قرآن کریم احادیث نبوی و ملفوظات و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس سنو وغیرہ وغیرہ کیا یہ امور ایسے نہیں کہ صرف انہی کی خاطر۔ ہاں صرف اور صرف انہی کی خاطر احباب فیصلہ کرلیں کہ ہم نے اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے ضرور مرکز میں بھجوانا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نیک نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تیجہ کی و چوہدری محمد صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ ہر دو صاحبان کی استقامت کے لئے دعا فرمادیں۔

(مرزا محمد سلیم اختر مربی مقیم تیجہ کی ضلع لاہور)

درخواست دعا

خاکسار نے امسال منشی فاضل کا امتحان دیا ہے والدین و دیگر بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے التماس ہے کہ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (صبیحہ خالدہ الٰہ دین)

تعلیم الاسلام کالج اور احباب جماعت

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمن ایم اے

(۲)

بعض احباب بعض اوقات یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے بچوں کو یا بڑی عمر کے نوجوانوں کو مرکز میں دینی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا مگر انہوں نے وہاں جا کر کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ والدین اپنے بچوں کو ذہنی طور پر مرکزی ڈسپلن کی فرمانبرداری کرنے کے لئے تیار کر کے نہیں بھیجتے جس کی وجہ سے جب وہ مرکزی روحانی ڈسپلن کا احساس کرتے ہیں تو ان پر بوجھ پڑتا ہے اور وہ بے دل ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں وہ مرکز کی برکات سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ مرکز کے رہنے والے تبھی مرکز کی روحانی برکات سے متمتع ہو سکتے ہیں جب کہ وہ خدا تعالیٰ کے دروازے کے سائل اور فقیر بن کر وہاں رہیں۔ اگر احمدیت کے روحانی مرکز میں آ کر نوجوانوں کی خواہشات یہی ہوں کہ ہم نے زیادہ سے زیادہ دنیوی مفاد و لذات کو ہی حاصل کرنا ہے۔ تو ان کی روحانیت کیسے ترقی کر سکتی ہے

پس احباب اپنے بچوں کو اسبات پر آمادہ کر کے مرکز میں بھجوایا کریں کہ انہوں نے مرکز کے ڈسپلن کو بخوشی قبول کرنا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔

اسی طرح بعض احباب پہلے دوسرے شہروں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلاتے ہیں جب کسی بری صحبت یا دیگر محرکات کی وجہ سے ان کے بچے بہت زیادہ بگڑ جاتے ہیں۔ تب انہیں مرکز میں بھیج دیا جاتا ہے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ چند دنوں یا مہینوں میں ان کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جائے ایسے بگڑے ہوئے بچے بعض اوقات مرکز کے دوسرے نیک میلانات رکھنے والے بچوں کو بھی گمراہی کی طرف پہنچانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔

بہتر یہی ہے کہ ایسے بچوں اور نوجوانوں کو مرکز میں بھیجا جائے جو مرکزی تربیت کو حاصل کرنے کے لئے بخوشی تیار رہوں امر اور انہیں اسبات پر پوری طرح سے تیار کر کے یہاں بھیجا جائے بالکل اسی طرح جس طرح فوج میں بھرتی ہونے والے نوجوان ذہنی طور پر فوجی ڈسپلن کی سختیاں برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں جس کی وجہ سے فوجی تربیت سے ایک نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربیت کا مقابلہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ احمدیت کی روحانی تربیت گاہوں سے پورا پورا استفادہ کیا جائے اور وہاں کے روحانی ڈسپلن کو بخوشی قبول کیا جائے۔

دوسرے شہروں میں تعلیمی اداروں کے اکثر اساتذہ خود کسی نہ کسی رنگ میں مغربیت سے مرعوب ہوتے ہیں۔ اسلام کی نسبت کئی قسم کے شکوک و شبہات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ نئی پود کو مغربیت کے حملوں سے بھلا کیسے بچا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ساری دنیا میں صرف قادیان (اور ربوہ۔ ناقل) ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں وہ لوگ جو دین کے نگران ہیں وہ تو حاکم ہیں لیکن انگریزی دان پروفیسران کے ماتحت ہیں۔ یہ ایک ایسی امتیازی خصوصیت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام کو حاصل نہیں پس جہاں دوسری یونیورسٹیوں اور جماعتوں کا مقصد اوّل یہ ہوتا ہے کہ یورپ کے فلسفہ کی اسلام پر فوقیت ثابت کریں وہاں ہماری جماعت کا مقصد اوّل یہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم کرے اور یورپ کے فلسفہ کا جھوٹا ہونا ثابت کرے۔ اسلئے ہماری ہدایت کے ماتحت جو پروفیسر کام کریں گے وہ حقیقت وہی ہیں جو یورپ کے پیدا کردہ شبہات کا ازالہ کر دیں گے"۔ (الفضل ۱۳ مئی ۱۹۴۴ء)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں:-

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے انکو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں —— مگر ایسے مواقع قادیان (اور ربوہ۔ ناقل) سے باہر ہندوستان (و پاکستان۔ ناقل) میں کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے بلکہ ہندوستان (و پاکستان۔ ناقل) کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو"۔ (الفضل ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء)

حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کو پیش کر کے خاکسار تمام مخلصین جماعت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا مقصد کے حصول کے لئے اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھجوائیں مگر ذہنی طور پر مرکزی ڈسپلن کو قبول کرنے پر تیار کر کے بھجوائیں

۱۔ تا ان کے بچے ان حصول۔ افضال اور برکات سے حقدار بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے مرکز احمدیت کے مخلص ساکنین کے لئے مقدر کی ہیں۔

۲۔ تا وہ ذکر الٰہی کر نے والے اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق رکھنے والے نفوس یعنی صحابہ مسیح موعود علیہ السلام اور بعض بزرگ تابعین کرام کی صحبت سے مستفید ہو کر دینی ترقی کریں کیونکہ اولئک قوم لا یشقی جلیسھم (حدیث شریف) کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والے بدقسمت نہیں رہتے۔

۳۔ تا ان کے بچے حصول علم کی عمر کے زمانے میں ہی دینی تعلیم بھی دنیوی تعلیم کے ساتھ حاصل کریں

۴۔ تا ان کے بچے مرکزی اداروں کی تعلیم و تربیت سے مستفیض ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی فوج کے سپاہی بن سکیں۔

۵۔ تا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی طرح ایک مرکز میں رہ کر اقامت صلوٰۃ کر سکیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک وادی غیر ذی زرع میں اپنی اولاد کو اسلئے آباد کر دیا تھا۔ (لیقیموا الصلوٰۃ) تا وہ اقامت صلوٰۃ کر سکیں۔ اب ابراہیم ثانی کے روحانی فرزندوں کو بھی زیادہ سے زیادہ اپنے روحانی ابراہیمی مرکز میں جمع ہو کر تربیت حاصل کرنی چاہیئے اور اقامت صلوٰۃ کرنی چاہیئے۔

احباب کو یہ امر کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے بجٹ میں سے ایک معتدبہ رقم تعلیم الاسلام کالج پر خرچ ہو رہی ہے نئی تعلیمی تبدیلیوں کے پیش نظر کالجوں میں خصوصاً ڈگری کالجوں میں طلبہ کی تعداد خطرناک حد تک گر گئی ہے اب اگر ہمارے کالج میں طلباء کی تعداد تو کم ہو گئی لیکن خرچ پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ گیا تو یہ ایک عظیم جماعتی نقصان ہو گا اور اسبات کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں پر بھی ہو گی۔ جو باوجود استطاعت رکھنے کے اپنے بچوں کو اس مرکزی درسگاہ میں نہیں بھیجتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ۔ کہ علم کا حصول ہر مسلمان مرد و زن پر واجب ہے۔ اس سے مراد فلسفہ۔ اکنامکس۔ فزکس کیمسٹری کے علوم نہیں بلکہ علم دین ہے اور جو لوگ دنیوی علم سے بڑھ کر دینی تعلیم کا اپنی اولاد کے لئے اہتمام نہیں کرتے وہ یقیناً ایکدن پوچھے جائینگے کہ آیا واقعی انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا تھا؟۔

بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے بچے ربوہ کی پابندیوں کو برداشت نہیں کر سکتے ان فی صدورھم الا کبر ما ھم ببالغیہ۔ یہ بات ان کے منہوں سے یا زبان حال سے جذبات تکبر کی وجہ سے نکلتی ہے وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں اور علم دین کا حصول "چھوٹوں" کا فرض سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چھوٹوں کو بڑا کر دیا کرتا ہے اور تمام عبرت بنا کے بعض بڑوں کو چھوٹا کر دیا کرتا ہے۔ پس ایک مخلص احمدی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ دوسرے لوگوں سے ہٹ کر کوئی برائی اپنی طرف منسوب کرے۔ (باقی صفحہ ۲ پر)

وصولی چندہ وقف جدید ۔ سال پنجم

ایسے خوش نصیب احباب جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ وقف جدید سال فرما چکے ہیں ان کے اسماء درج ذیل ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

نمبر شمار	نام	وصولی
۱	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی	۲۶-۰۰ روپے
۲	چوہدری محمد سلیمان علی صاحب کمالیہ	۷-۰۰
۳	چوہدری محمد اسحاق صاحب منٹگمری شہر	۶-۰۰
۴	اہلیہ صاحبہ ، ، ،	۶-۰۰
۵	محمد امین شاہ صاحب معلم شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ	۶-۱۵
۶	رشیم بی بی صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب معہ عیال چک ۶۹ / R.R	۶-۰۰
۷	راج محمد رمضان صاحب حجام چک ۶۹ / R.B ضلع لائل پور	۶-۰۰
۸	محمد صادق صاحب چک ۸۹ ضلع بہاول نگر	۶-۰۰
۹	مولوی محمد اسماعیل صاحب چک ۲۷۷ / R.B ضلع لائل پور	۶-۰۰
۱۰	جماعت احمدیہ کراچی شہر	۱۰۱-۱۲
۱۱	مولوی خورشید احمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خان	۹-۰۰
۱۲	چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲ دودہ سکرنڈ ضلع نوابشاہ بلا تفصیل	۶۶-۲۵
۱۳	چوہدری احمد خاں صاحب چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا	۱۰-۰۰
۱۴	مقبول بیگم صاحبہ سانگلہ ہل	۶-۲۵
۱۵	محمد عیسیٰ صاحب نمبردار راجہ جنگ ضلع لاہور	۷-۵۰
۱۶	نذیر احمد صاحب لدھیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ	۱۲-۲۵
۱۷	چوہدری حیات ولد لعل صاحب چک ۹۱ / ۱۰.R ضلع ملتان	۶-۰۶
۱۸	چوہدری خادم حسین صاحب چک ۹۱ / ۱۰.R	۶-۲۵
۱۹	، محمد دین صاحب ،	۶-۰۶
۲۰	محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ	۴۲-۴۳
۲۱	ماسٹر محمد عمر صاحب الور سرگودھا شہر	۶-۵۰
۲۲	بابو غلام رسول صاحب قمر ،	۲۲-۰۰
۲۳	اہلیہ صاحبہ ، ،	۶-۰۰
۲	پسر ، ، ،	۶-۰۰
۲	ماسٹر محمد دین صاحب انور ،	۱۲-۰۰
	اہلیہ ، ،	۶-۰۰
۲	پسر ، ، ،	۶-۰۰
۲	بنت ، ،	۶-۰۰
۲	پسر ، ،	۶-۰۰
۳	اللہ رکھی صاحبہ والدہ محمد عالم صاحب ،	۶-۰۰
۲	مسعودہ اختر صاحبہ اہلیہ علی حبیب اللہ صاحب ،	۷-۰۰
۳	مستری محمد صادق صاحب شیخوپورہ شہر	۱۲-۵۰
۳	چوہدری برکت علی صاحب گجرات شہر	۶-۵۰
۳	محمد شفیع صاحب فتح پوری ،	۶-۱۵
۳	محمد عرفان صاحب اے ایس آئی نوشہرہ	۶-۰۰

نمبر شمار	نام	وصولی
۳۶	شیخ غلام احمد صاحب بہاول نگر	۷-۲۵
۳۷	نظام الدین صاحب مہمان احمد نگر (ربوہ)	۶-۷۵
۳۸	رائے سجاول خاں صاحب چک بھٹیاں ضلع جھنگ (بلا تفصیل)	۴۰-۰۰
۳۹	محمد شریف صاحب قصاب جہلم شہر	۶-۰۰
۴۰	اہلیہ صاحبہ حوالدار محمد ابراہیم صاحب ،	۶-۰۰
۴۱	سیٹھی داؤد احمد صاحب ،	۶-۵۰
۴۲	اہلیہ صاحبہ سیٹھی نفیس احمد صاحب ،	۶-۲۵
۴۳	چوہدری ظفر علی صاحب گکھڑ منڈی	۶-۱۰
۴۴	کنیز فاطمہ صاحبہ حیدر آباد سندھ	۶-۰۰
۴۵	بیگم صفدر علی صاحب ، ،	۶-۰۰
۴۶	مقصود احمد صاحب قیام پور ضلع گوجرانوالہ	۱۱-۰۰
۴۷	مولوی غلام محمد صاحب علی پور گھلواں	۶-۰۰
۴۸	بشیر حسین صاحب نمبردار ضلع گجرات (بلا تفصیل)	۲۱-۱۳
۴۹	مرزا احمد دین صاحب کنجاہ ضلع گجرات	۷-۲۷
۵۰	نذیر احمد صاحب ، ،	۷-۵۰
۵۱	چوہدری فضل دین صاحب ،	۷-۵۰
۵۲	منشی احمد صاحب ، ،	۷-۲۵
۵۳	ڈاکٹر حسن محمد شاہ صاحب چک ۱۰۷ / R.B ضلع لائل پور	۶-۰۰
۵۴	محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری مال چک ۳۹۰ / WB ضلع ملتان بلا تفصیل	۱۴-۰۰
۵۵	جماعت احمدیہ کراچی شہر	۶۱-۷۵
۵۶	ملال رحمت علی صاحب چک ۳۹ / S.B ضلع سرگودھا	۱۲-۲۵
۵۷	نور محمد صاحب جٹ ، ،	۱۲-۲۵
۵۸	امیر احمد صاحب جٹ ،	۶-۰۰
۵۹	چوہدری سلطان احمد صاحب	۱۲-۲۵
۶۰	ڈاکٹر غلام محمد صاحب معلم وقف جدید	۱۲-۱۲
۶۱	، ، منجانب والدین	۶-۰۶
۶۲	اہلیہ صاحبہ ، ،	۶-۱۲
۶۳	ماسٹر اللہ داد صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ	۶-۵۰
۶۴	صوفی مرزا چاند بیگ صاحب ،	۹-۷۵
۶۵	میاں عبداللطیف صاحب تحصیلدار ،	۱۵-۰۰
۶۶	اہلیہ و بچگان ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب	۷-۲۵
۶۷	چوہدری محمد دین صاحب چک ۹ ضلع شیخوپورہ	۱۲-۰۰
۶۸	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ بلا تفصیل	۵۰-۹۴
۶۹	غلام محمد ولد حسین بخش احمد آباد ضلع سیالکوٹ	۶-۰۰
۷۰	مہر دین صاحب احمد آباد ضلع سیالکوٹ	۶-۱۲
۷۱	میاں عبداللہ ولد ... ڈیالوالہ ضلع سیالکوٹ	۶-۰۰
۷۲	عبدالغنی صاحب ختو کے ضلع سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۷۳	حمید اللہ صاحب ، ، ،	۶-۰۰
۷۴	آر داؤد صاحب احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)	۱۵-۰۰
۷۵	ناصر شمیم صاحبہ دختر فاروقی محمد صادق صاحب قصور ضلع لاہور	۶-۰۰
۷۶	غلام محمد صاحب پرویز سیکرٹری مال گنج لاہور بلا تفصیل	۲۵-۷۵

بچوں کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنیکا صحیح طریق

ربوہ کے ایک ہونہار طالب علم کے دیندار والد کا نیک نمونہ

مکرم شیخ ارجمند حنیف صاحب احمد نگر ضلع جھنگ کا لڑکا عزیز محمود احمد امسال میٹرک کے امتحان میں فرسٹ آیا ہے اس خوشی میں وہ تحریر فرماتے ہیں :-

"میرے لڑکے محمود احمد شمس نے میٹرک میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اس خوشی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ پانچ روپے کی رقم ارسال کرتا ہوں۔ . . . انشاء اللہ تعالیٰ محمود احمد کو وظیفہ ملنے پر پہلے مہینہ کا وظیفہ مساجد ممالک بیرون میں بطور شکرانہ بھیجوں گا۔"

اللہ تعالیٰ کے انعامات پانے پر اس کی طرف مزید جھکنا بڑی دینداری اور اس کا شکر ادا کرنے کا صحیح طریق ہے قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور اس کا وجود اپنے خاندان اسلام اور احمدیت کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ آمین۔

دیگر طلباء اور طالبات بھی اپنی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خدا تعالیٰ کے حضور نیک عہد کا خوشکن نتیجہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک بچی کی طرف سے اخلاص کا قابل قدر نمونہ

محترمہ بیگم صاحبہ میجر محمد اسلم صاحب راولپنڈی سے اپنے مکتوب گرامی مورخہ ... میں تحریر فرماتی ہیں :-

"میری بڑی بیٹی عزیزہ افتخار اسلم فرسٹ پوزیشن ایم بی بی ایس کے امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگئی ہے ...... چنانچہ اس نے اپنے دل میں خدا تعالیٰ سے عہد کیا ہوا تھا کہ اگر میں فرسٹ پوزیشن ایم بی بی ایس کے امتحان میں کامیاب ہوگئی تو اپنے وظیفہ سے مبلغ چالیس روپے مساجد بیرون ممالک کے لئے اور دس روپے اعانت الفضل کے لئے ارسال کروں گی سو الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے عزیزہ کے نیک ارادہ کو پورا کیا چنانچہ مبلغ چالیس روپے کا منی آرڈر اپنے وظیفہ میں سے بھیج رہی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے حضور نیک عہد کرنے سے نتیجہ یقیناً بابرکت اور خوشکن نکلتا ہے بچپن سے ہی خدمت دین کا خیال رکھنا قابل قدر جذبہ ہے قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے آئندہ ہر قسم کی روحانی و جسمانی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا کر والدین اور سلسلہ احمدیہ کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

دیگر طلباء اور طالبات بھی اپنی کامیابی پر ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کے دادا جان مستری چراغ دین صاحب قادر آبادی حال احمد نگر (صحابی) مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء بروز جمعرات کے ۱۰ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار اصلاح الدین کارکن آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ -)

۲ - مستری مبارک احمد صاحب کھوکھر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کے والد ماجد مستری احمد الدین صاحب کھوکھر بتاریخ ۲۶/۷/۶۲ قضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں مرحوم بہت ہی نیک سیرت اور دعا گو بزرگ تھے اپنے پیچھے ایک لڑکا ایک لڑکی تین پوتے ایک نواسہ اور ایک نواسی اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

خاکسار مبارک احمد ولد خوشی محمد صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینجر)

پانچ ارکان پر مشتمل رائے دہی کمشن کا اعلان

کمیشن جسٹس مسعود احمد، جسٹس ایم۔ آر خاں، صلاح الدین اور حسن علی پر مشتمل ہوگا

راولپنڈی ۳۱ جولائی۔ صدر ایوب نے پانچ ارکان پر مشتمل رائے دہی کمیشن قائم کر دیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر اختر حسین کمیشن کے چیئرمین مقرر کئے گئے ہیں۔ کمیشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق رپورٹ پیش کرے کہ اسمبلیوں میں عوام کی حقیقی اور موثر نمائندگی کا بہترین طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ اور کیا موجودہ انتخابی ادارہ موزوں ہے یا اس میں توسیع کی ضرورت ہے کمیشن کو یہ رپورٹ ۶ ماہ کے اندر پیش کرنا ہوگی۔ وزیر قانون مسٹر محمد منیر نے کل کمیشن کے ارکان اور دائرہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کمیشن کی رپورٹ قومی اسمبلی کے سامنے پیش کی جائے گی۔

پانچ ارکان پر مشتمل جس رائے دہی کمیشن کا اعلان کیا گیا۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر اختر حسین اس کے چیئرمین ہیں قومی اسمبلی کے دو ارکان مسٹر حسن علی اور چوہدری صلاح الدین اور مشرقی اور مغربی پاکستان کی ہائی کورٹوں کے دو جج مسٹر جسٹس ایم۔ آر۔ خاں اور مسٹر جسٹس مسعود احمد کمیشن کے رکن ہوں گے۔ یہ کمیشن رائے دہی کے موجودہ طریقہ کا جائزہ لینے کے بعد اس بارے میں اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ کہ عوام کو اسمبلیوں میں حقیقی نمائندگی دلانے کے لئے موجودہ طریقہ موزوں ہے یا اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ کمیشن ضروری ترمیموں اور تجاویز بھی اپنی رپورٹ میں پیش کریگا۔

بعد وزیر قانون مسٹر محمد منیر نے کل ایک پریس کانفرنس میں کمیشن کی تشکیل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی کے سپیکر کو کمیشن کا چیئرمین مقرر کرنا درست نہیں کیونکہ کمیشن کے چیئرمین کی حیثیت سے کسی مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کر چکنے کے بعد جب بھی اسمبلی میں رائے دہی یا اس سے متعلقہ مسائل زیر بحث آئے تو سپیکر کو پریشان کن صورت حال کا سامنا کرنا پڑیگا کمیشن کے دائرہ کار کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر محمد منیر نے کہا کہ دونوں صوبوں سے اسمبلی کے ارکان کی مساوی تعداد کے انتخاب کے سوا کمیشن اس مسئلہ کے ہر پہلو کا اچھی طرح جائزہ لے سکتا ہے جہاں تک دونوں صوبوں سے ارکان اسمبلی کی مساوی تعداد منتخب کرنے کا تعلق ہے یہ مسئلہ طے ہو چکا ہے اور اس پر دوبارہ بحث نہیں کی جا سکتی مسٹر محمد منیر کے بیان کا متن یہ ہے:

یہ کمیشن صدر کے اس وعدے کے مطابق قائم کیا گیا ہے جو انہوں نے قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا تھا۔ کمیشن کے چیئرمین مسٹر اختر حسین کا عہدہ آئین کے تحت سپریم کورٹ کے جج کے برابر ہوگا انہیں اس عہدہ سے اس وقت تک الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ کسی اسمبلی کی تحریک پر کوئی جوڈیشل کونسل تحقیقات کے بعد یہ فیصلہ نہ دیدے کہ وہ دماغی یا جسمانی اعتبار سے اپنے فرائض کی انجام دہی کے قابل نہیں رہے۔ یا وہ کسی سنگین نوعیت کی بدعنوانی کے مجرم ثابت ہوئے ہیں۔ جب تک وہ کمیشن کے چیئرمین رہیں گے اس عرصہ میں اور اس کے بعد مزید دو برس تک وہ حکومت پاکستان کا کوئی نفع بخش عہدہ قبول نہیں کریں گے۔ وہ ہر لحاظ سے آزادانہ طور پر کام کر سکتے ہیں اور انتخابی حلقوں کی حد بندی کا عملی تجربہ رکھنے کے اعتبار سے وہ اس عہدے کے لئے انتہائی موزوں ہیں۔

کمیشن کے دو ممبر صوبائی ہائی کورٹوں کے جج ہیں۔ سیاست سے الگ تھلگ رہنے کے باعث ان سے مکمل غیر جانبداری سے متعلقہ مسائل کے بارے میں رائے دینے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ دوسرے دو ممبر قومی اسمبلی کے ارکان میں سے لئے گئے ہیں جہاں تک قومی اسمبلی کی کارروائی سے اندازہ لگانا ممکن تھا یہ دونوں ممبر قومی اسمبلی کے دو مخالف گروپوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے سپیکر کو کمیشن کا چیئرمین قائم کرنا درست نہیں اگر کمیشن کے تمام ارکان ممبران اسمبلی پر مشتمل ہوتے تو ایسے کمیشن کا اپنے مقصد میں کامیابی کا امکان نسبتاً کم ہوتا۔ بہرحال قومی اسمبلی کے دو ارکان کے تقرر سے کمیشن میں اسمبلی کے بعض گروپوں کی نمائندگی یقینی ہو گئی ہے تاہم جو امور کمیشن کے سپرد کئے گئے ہیں وہ آخر کار قومی اسمبلی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ مسٹر منیر نے کہا اگر رائے دہی کمیشن بالغ رائے دہی کی بنیاد پر اسمبلیوں کے انتخاب کی سفارش کرتا ہے تو ایسی صورت میں کمیشن کو ووٹروں کی صلاحیتوں کی وضاحت کرنی ہوگی۔ اور یہ بتانا ہوگا کہ ووٹر کی عمر کتنی ہونی چاہئے اور کسی بالغ کو رائے دہی کے نااہل قرار دینے کی کیا بنیاد مقرر کی جائے گی۔

رائے دہی کمیشن کی سفارشات قومی اسمبلی کے سامنے پیش کی جائیں گی ظاہر ہے کہ اگر رائے دہی کمیشن موجودہ طریقہ کو جاری رکھنے کی بجائے متبادل طریقہ تجویز کرتا ہے تو ایسی صورت میں کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آئین میں ترمیم کی ضرورت ہوگی اور آئین میں ترمیم کرنے کے لئے قومی اسمبلی کے دو تہائی ارکان کی حمایت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس بلانا ضروری ہوگا۔

کمیشن کو ان امور کے بارے میں رپورٹ پیش کرنی ہوگی (۱) کیا صدر اور ارکان اسمبلی کے انتخاب کے لئے موجودہ آئین کے باب دوم کے حصہ ہفتم میں دئے ہوئے طریقہ کے مطابق ملک کے موجودہ حالات کے تحت عوام کو حقیقت پسندانہ نمائندگی ممکن ہے (۲) اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہو تو کیا صدر کے انتخابی ادارہ کے ارکان کی تعداد میں اضافہ موزوں ہوگا اگر ایسا موزوں سمجھا جائے تو کمیشن کی رائے میں انتخابی ادارہ کی تعداد میں کتنا اضافہ ہونا چاہئیے (۳) اگر سوال نمبر ۱ کا جواب نفی میں ہوا اور متبادل یہ تجویز کیا جائے کہ (الف) انتخابی ادارے کے ارکان میں اضافہ کے لئے قابلیت کی دوسری شرائط تعلیم اور جائداد رکھی جائیں یا (ب) دستور کمیشن کی سفارش کے مطابق محدود رائے دہندگی کا طریقہ اپنایا جائے تو ایسی صورت میں (۱) صدر کے انتخاب کے مقابلہ میں دونوں صوبوں کے درمیان مساوات کس طرح برقرار رکھی جائے اور (۲) مجوزہ متبادل طریقہ سے انتظامی اور دوسری نوعیت کے کون کونسے نتائج برآمد ہوں گے اور کمیشن ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کیا تجاویز پیش کرتا ہے (۴) اگر اس کے برعکس کمیشن بالغ رائے دہندگی کی بنیاد پر ارکان اسمبلی کے انتخاب کی سفارش کرتا ہے تو رائے دہندگان کے لئے کون کونسی صلاحیتوں کا اہل ہونا ضروری ہے اور ایسی حالت میں دونوں صوبوں سے صدر کا انتخاب کرنے والوں کی تعداد مساوی رکھنے کے لئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں۔

اگر کمیشن صدر کے انتخاب کے لئے کسی مختلف قسم کے انتخابی ادارہ کی تجویز پیش کرتا ہے تو اس ادارہ کی ہیئت کیسی ہونی چاہئیے اور موجودہ طریقہ کے مقابلہ میں تینوں قومی اسمبلیوں پر مشتمل یا اس سے بڑا انتخابی ادارہ قائم کرنے کے فوائد اور نقصانات کیا ہوں گے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

تمام واقعات کا الزام حکومت پر عاید کیا اور فسادی عناصر کو تشدد کا شکار کہہ کر ان سے عام ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ گورنمنٹ ہاؤس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے ہم یہی اثر قبول کر سکتے ہیں کہ وہ پورے نظام حکومت کے انہدام کی توقع کر رہے تھے اور حکومت کی متوقع پریشانی اور حواسگی پر بغلیں بجا رہے تھے۔"

(فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (اردو ایڈیشن صفحہ ۲۷۱)

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

لجنہ اماء اللہ کیلئے

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

کی طرف سے انعام

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ایسی بجنات کو جو تذکرۃ الشہادتین میں اول دوم آئیں گی انہیں کمپنی کی طرف سے انعام دیا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ اس ممبر نے کتاب بے قیمتاً خرید کر پڑھی ہو۔

اول انعام۔ آئینہ کمالات اسلام مجلد مالیتی -/۷ دوم انعام چشمہ معرفت مجلد مالیتی -/۵

تذکرۃ الشہادتین ہمارے ہاں سے ۷۵ نئے پیسے میں دستیاب ہو سکتی ہے

مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

گیارہویں کلاس کے امتحان منعقدہ اپریل ۱۹۶۲ء میں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا تفصیلی نتیجہ

میڈیکل گروپ

رولنمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۶۱۳	محمد ظفر قریشی	۱۴۴/۳۰۰
۶۱۴	ناصر احمد	۱۳۶
۶۱۷	عبد الغفور احسان	۱۸۵
۶۱۸	محمد اقبال ضیاء	۱۶۰
۶۱۹	محمد معصوم اختر	۸۰
۶۲۰	ایم عبد الحمید	۱۷۵
۶۲۱	محمد سلیمان	۱۸۲
۶۲۲	مسعود انور باجوہ	۱۴۸
۶۲۳	منعم احمد	۱۷۵
۶۲۴	حسن متین	۱۸۱
۶۲۵	فیض احمد چیمہ	۱۹۰
۶۲۶	مبارک احمد باجوہ	۱۴۴
۶۲۷	محمد طفیل	۱۳۷
۶۲۸	انتصار احمد	غ.ح
۶۲۹	نیاز احمد طاہر	۱۴۸
۶۳۱	منیر الحق رامہ	۱۷۹
۶۳۲	منیر احمد	۱۰۶
۶۳۳	عبد الخالق راجہ	۹۴
۶۳۵	خدا بخش	۱۲۶
۶۴۲	عبد الستار	۱۱۸
۶۴۳	محمد عباس احمد خاں	۱۱۸
۶۴۴	عبد الحفیظ ملک	۱۷۶
۱۴۲۷	محمد اشرف	۱۹۳

نان میڈیکل گروپ

رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۴۸۴	جاوید احمد	۱۱۲
۲۴۸۵	نصیر احمد گبندہ	۱۴۰
۲۴۸۷	مختار احمد قمر	۱۸۷
۲۴۸۸	نیاز احمد	۱۸۶
۲۴۸۹	محمد یار	۱۶۰
۲۴۹۰	عبد الرزاق	۱۶۲
۲۴۹۱	طاہر احمد جاوید	۱۷۶
۲۴۹۳	رشید احمد	۸۱
۲۴۹۴	رفیق الدین	۱۹۵
۲۴۹۵	محمد یوسف	۸۹
۲۴۹۶	عبد المنان خان	۱۸۷
۲۴۹۷	رفیق احمد قمر	۱۳۳
۲۴۹۸	اعجاز احمد	۱۶۱
۲۴۹۹	الطاف حسین	۹۲
۲۵۰۰	محمد ریاض	۱۰۲
۲۵۰۱	محمود احمد خان	۱۱۸
۲۵۰۳	صفی اللہ چوہدری	۱۶۶
۲۵۰۴	عبد اللطیف سندھی	۱۶۴
۲۵۰۵	مبارک احمد	۱۲۸
۲۵۰۷	سکندر محمود	۹۵
۲۵۰۸	عابد علی عابد	۹۰
۲۵۰۹	محمود احمد	۲۱۹
۲۵۱۱	نصرت الٰہی	۱۷۰
۲۵۱۴	سید شمشاد علی	۱۴۹
۲۵۱۷	نعیم الرحمان ورد	۲۱۴
۲۵۱۹	منصور احمد خاں	۱۸۵
۲۵۲۲	محمد یعقوب بابر	۷۷
۲۵۲۳	حمید اللہ باجوہ	۱۳۵
۲۵۲۴	محمد انور	۱۶۱

آرٹس گروپ

رولنمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۸۲۸۲	عبد الکریم چیمہ	۱۴۶
۸۲۸۳	محمد اسلم شاد	۱۵۴
۸۲۸۴	ناصر احمد طاہر	۱۳۰
۸۲۸۵	سارنگ خاں	۱۳۹
۸۲۸۶	محمود احمد سندھی	۸۹
۸۲۸۷	محمد داؤد طاہر	۱۹۳
۸۲۸۹	محمد اسلم	۱۱۰
۸۲۹۰	عبد العزیز جاوید	۱۱۴
۸۲۹۱	منظور احمد ظفر	۱۸۴
۸۲۹۳	نثار احمد بسراء	۹۸
۸۲۹۴	بشارت احمد جمیل	غ.ح
۸۲۹۶	ادریس احمد گھمن	غ.ح
۸۲۹۷	محمد منظور صادق	غ.ح
۸۲۹۸	رشید احمد خاں	غ.ح
۸۲۹۹	محمد اکرم	غ.ح
۸۳۰۰	ثناء اللہ	غ.ح
۸۳۰۱	نثار احمد چوہدری	غ.ح
۸۳۰۲	محمد اکبر صابر	غ.ح
۸۳۰۳	خوشی محمد	غ.ح
۸۳۰۴	محمد عاشق	غ.ح
۸۳۰۵	ظفر احمد بھٹی	غ.ح
۸۳۰۶	محمد صدیق بھٹی	غ.ح
۸۳۰۷	محمود احمد ونیس	غ.ح
۸۳۰۸	مقصود احمد	غ.ح
۸۳۰۹	ظفر احمد	غ.ح
۸۳۱۰	عبد المجید	۸۷
۸۳۱۱	حمید احمد	۱۴۴
۸۳۱۲	صادق احمد نعیم	۶۷
۸۳۱۳	مظفر احمد	۱۲۲
۸۳۱۴	عبد الرزاق	۱۰۷
۸۳۱۵	فیاض علی	۱۴۹
۸۳۱۶	محمد اکرم شاہد	۱۲۶
۸۳۱۷	سید نصیر احمد شاہ	۸۴
۸۳۱۸	محمد ایوب جاوید	۹۹
۸۳۱۹	کرامت الرحمٰن	۱۱۹
۸۳۲۱	مبارک احمد ساہی	۷۲
۸۳۲۲	ضرار مظفر	۱۲۷
۸۳۲۴	عبد السمیع	۱۰۴
۸۳۲۶	محمد اکرم ثاقب	۱۳۴
۸۳۲۷	جمشید مبارز	۱۴۴
۸۳۲۸	غلام حسین	۱۱۷
۸۳۲۹	محمد یوسف بشیر	۱۳۳
۸۳۳۰	منصور مظفر	۷۴
۸۳۳۱	انتصار احمد	۱۲۵
۸۳۳۲	ممتاز احمد	۱۴۲
۸۳۳۳	محمد یار لالی	۶۶
۸۳۳۴	عبد السمیع پرویز	۱۳۴
۸۳۳۵	عبد الخالق	۱۵۵
۸۳۳۶	سید منیر حسین شاد	۱۲۱
۸۳۳۷	غلام فرید	۱۲۵
۸۳۳۸	منصور احمد گورایہ	۱۳۶
۸۳۳۹	شہباز احمد	۹۸
۸۳۴۰	نذیر حسین	۱۲۸
۸۳۴۱	ارشاد علی	۱۴۰
۸۳۴۲	محمد اسحٰق طارق	۱۳۹
۸۳۴۳	مجید احمد	۱۴۳
۸۳۴۴	نصیر الدین عبید اللہ	۹۱
۸۳۴۵	محمد احمد شاہ	۱۲۳
۸۳۴۷	رفیق محمد خاں	۱۱۳
۸۳۴۹	مقبول احمد	۱۳۳
۸۳۵۰	عبد المنان بھٹی	۱۳۱
۸۳۵۲	ملک صلاح الدین	۱۰۴
۸۳۵۴	فہیم احمد	۱۲۲
۸۳۵۵	اعجاز احمد اختر	۹۱
۸۳۵۹	شاہد احمد	۸۹
۸۳۶۱	محبوب احمد نسیم	۷۰
۸۳۶۲	سعید احمد انجم	۱۴۰

(پرنسپل)

احباب سلسلہ کے فائدے کی تجویز

"امانت فنڈ تحریک جدید"

بعض دوست اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں کہ جب وہ کسی خاص عمر کو پہنچ جائیں یا کوئی خاص امتحان پاس کر لیں تو آئندہ تعلیم کے لئے ان کو کوئی رقم ماہوار یا یکمشت خرچ کے لئے دی جائے۔ ایسا ہی بعض دوست مکان بنوانے یا شادی وغیرہ کے اخراجات کے لئے رقم جمع کرتے ہیں جو آئندہ ضرورت کے وقت خرچ کی جا سکے۔ ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے امانت تحریک جدید میں انتظام کیا گیا ہے کہ وہ یکمشت یا ماہوار کوئی رقم امانت تحریک جدید میں جمع کراتے رہیں اور جب چاہیں یکمشت یا باقساط واپس لے لیں۔ یا ان کی ہدایت کے مطابق دفتر امانت تحریک جدید ادا کرتا رہے۔ امید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۷ جولائی ۶۲ء بعد نماز مغرب C-5/115 گرسی لائینز چکلالہ (راولپنڈی) میں امینہ بیگم بنت شیخ عبد الرحمٰن صاحب سیکشن آفیسر ریلوے ونگ (گورنمنٹ آف پاکستان) کا نکاح مسٹر انوار الرحمٰن خان ولد رحمت رحیم خان صاحب آف کھیری گھیم (ہندوستان) حال ساکن کراچی کے ہمراہ بالعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر قرار پایا۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ نکاح اسلام میں شادی کے فلسفے پر مشتمل تھا۔ اعلان نکاح کے بعد شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے برات کو جو کراچی سے آئی تھی عشائیہ دیا جس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے علاوہ محترم مولانا قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری، محترم مولانا غلام باری صاحب سیف۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب اور محترم مولوی چراغ دین صاحب فاضل مربی پشاور نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین اور اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین ثم آمین

رحمت رحیم خان صاحب نے اپنے بیٹے کے نکاح کی خوشی میں مبلغ یک صد روپے بطور صدقہ اور مبلغ ۲۵/- بطور مقامی اعانت اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے رسالہ الفرقان اور دو کس احباب کے نام روزنامہ الفضل چھ چھ ماہ کے لئے جاری کر دیا۔